Fikr-o-Nasar (Islamabad) 35:2-3 (1997-98)

تحقیق مخطوطات ــــــ یکساں منہج
(چند تجاویز)

ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر☆

مخطوطہ کے متعلق بعض معلومات

ایک ہی کتاب کے مختلف مخطوطات کے مختلف نسخوں میں مختلف حالتیں ہوتی ہیں۔۔ جیسے ایک قلمی نسخہ کا دوسرے سے ورق کی قسم اور حجم میں مختلف ہونا' لکھنے کی تاریخ میں اختلاف ہونا اور ناسخ کے نام میں بھی اختلاف ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات ایک نسخہ کامل ہوتا ہے جبکہ اسی کتاب کا دوسرا نسخہ ناقص ہو سکتا ہے۔ نسخہ میں کوئی عیب بھی ہو سکتا ہے جیسے کیڑا لگنا یا رطوبت وغیرہ پہنچنا' بعض اوقات کسی ایک نسخہ میں کئی ملاحظات ہوتے ہیں جن سے اس نسخہ کی اہمیت باقی نسخوں سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ مثلاً اس میں بعض تعلیقات' اجازات' سماعات یا تراجم ہوں۔ میرے پاس شمائل ترمذی کی شرح (عبدالرؤف المناوی) کے دو نسخے ہیں۔ ایک حافظ ثناء اللہ الزاهدی کے مکتبہ الزاهدیہ صادق آباد سے اور دوسرا رباط (مراکش) سے حاصل کیا ہے۔ ان میں ایک اصل ہے جبکہ دوسرے میں متن کی چیزوں کو عام طور پر نشان لگا کر حاشیے پر لکھا ہے۔ دونوں نسخوں کے تقابل سے ہی اصل متن واضح ہوتا ہے(۱)۔

اس طرح تسمیة المشائخ لابن منده (جس کی تحقیق و تدوین میں نے کی ہے) کے دو نسخوں میں سے ایک اصل ہے جبکہ دوسرا بعد کا ہے اور اصل پر سماعات بھی ہیں(۲)۔

اسی طرح الطائی کی الاربعین کے چھ نسخے ہیں' جن میں بعض بہت قدیم ہیں اور بعض بعد میں لکھے گئے ہیں۔ دیکھنے سے فرق خود بخود واضح ہو جاتا ہے۔(۳) مخطوطات کی تشخیص کے لئے بعض دقتیں پیش آتی ہیں۔ وہ کیا ہیں؟ ان کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے؟ اور کس طرح یکساں منہج تحقیق اختیار کیا جا سکتا ہے۔ ذیل میں چند ضروری تجاویز پیش کی جا رہی ہیں۔

☆انچارج سیرت چیئر' اسلامیہ یونیورسٹی' بہاولپور

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

عنوان کی مشکل

صحت عنوان آسان کام نہیں ہے اس کے بعض اسباب یہ ہیں۔

ا۔ پہلا ورق نہ ہونا۔ مخطوط کا پہلا ورق یا ابتدائی کئی اوراق نہ ہوں یا آخری ورق نہ ہو۔ عام طور پر ان پر مولف اور مخطوط کا نام' ناسخ کا نام' تاریخ نسخہ یا بعض اضافے ہوتے ہیں جو کہ بہت مفید ہوتے ہیں۔ اس صورت میں مندرجہ ذیل اقدامات کرنے چاہئیں۔

۱۔ مخطوط کو وقت سے پڑھنا' ان چیزوں پر غور کرنا جن میں مولف کے متعلق معلومات و اشارات ہوں' اس کی اور کتاب یا کتابوں کا ذکر ہو۔

۲۔ فن معلوم کرے۔ مخطوط کس موضوع پر ہے۔ تفسیر' حدیث' فقہ' اصول فقہ یا فنون کی جس قسم سے بھی متعلق ہو معلوم کرے۔

۳۔ مخطوطات کی فہارس دیکھئے جن میں ابواب اور فصلوں کا ذکر ہو۔

۵۔ خط' ورق اور سیاہی کو دیکھ کر معلوم کرے کہ مخطوط کس زمانے کا ہے۔

۶۔ اس مخطوط کو دوسرے مخطوطات سے ملائے جو اس فن سے متعلق ہوں تاکہ مولف اور کتاب کا پتہ چل جائے۔

ب۔ عنوان یا کوئی حصہ مٹا ہوا ہو تو مخطوط میں مولف کا نام تلاش کریں۔ اگر نام مل جائے تو پھر تراجم کی کتب میں مولف کی مولفات میں اس کتاب کے فن سے کتاب کا نام معلوم ہو سکتا ہے۔

ج۔ بعض اوقات ابتداء میں لکھا ہوا عنوان غلط ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات جان بوجھ کر غلط کیا گیا ہوتا ہے یا بعض ملکیت والے غلط لکھ سکتے ہیں۔ بعض جاہل قاری بھی غلط لکھ سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے بہت غور کی ضرورت ہے۔ دیگر نسخوں سے ملا کر دیکھنا چاہیے۔

د۔ بعض اوقات ایک نسخہ میں کئی نام ہوتے ہیں۔ ایک غلاف پر ایک مقدمہ میں ایک آخر میں۔ اس صورت میں مقدمہ والا نام اہم ہوتا ہے۔

ح۔ بعض اوقات مخطوط کا کوئی عنوان نہیں ہوتا۔ اس صورت میں محقق خود عنوان رکھ سکتا ہے۔ جیسے میں نے ایک مخطوط کی تحقیق میں کیا ہے۔ الرسالہ فی سنۃ العمامۃ

للحافظ ابن حجر میں کیا ہے۔ (اسے مجلہ تحقیق نے ۱۹۹۲ء میں پنجاب یونیورسٹی سے شائع کیا)۔ اس میں مضمون کو دیکھ کر عنوان دیا ہے(۴)۔

معرفت مصنف کی مشکل

بعض اوقات مخطوط میں مصنف کا نام نہیں ملتا۔ قدیم زمانہ میں بعض مصنفین از راہ عاجزی و انکساری اپنا نام نہیں رکھتے تھے' اس صورت میں عنوان کو دیکھ کر اس کے فن کے مطابق مصنف معلوم کرنا ہوتا ہے۔ یہ بھی مخطوطات کی فہرستوں کو دیکھ کر اور تراجم کی کتاب کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے۔ بعض اوقات مصنفین کتب کے نام میں اشتراک ہوتا ہے' اس لحاظ سے بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ مصنف کا ترجمہ جاننا ہو اس کے اسلوب کتاب کا علم ہو' اس کا زمانہ علم ہو' بعض اوقات مصنف کا غیر معروف نام لکھا ہوتا ہے' اس نام یا کنیت کا اور بھی مصنف ہو سکتا ہے' اس کے لئے بھی مصادر کو مد نظر رکھنا پڑتا ہے۔

حاشیہ کا متن سے ملے ہونا

بعض ناسخ' حاشیہ اور متن میں فرق نہیں کرتے بلکہ دونوں کو ایک ہی جگہ نقل کر دیتے ہیں۔ کبھی مخطوط کا پہلا ورق ضائع ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں کسی اور مخطوط کا پہلا ورق اس کے ساتھ لگ جاتا ہے جس سے پتہ ہی نہیں چلتا۔ اس طرح بعض علماء کسی نسخے پر حاشیہ لکھتے ہیں جس کو بعد میں متن سمجھ لیا جاتا ہے۔ بعض اوقات بعض علماء نے کسی نسخہ کو پڑھا ہوتا ہے' وہ اس کی تصحیح کرتے ہیں۔ ان تمام معاملات میں نہایت احتیاط اور دقت نظر کی ضرورت ہے۔

تحقیق کے لئے مخطوط کا انتخاب

۱۔ کسی مخطوط کی اہمیت کی بناء پر اسے تحقیق کے لئے منتخب کیا جانا چاہیے۔ کوشش کی جائے کہ وہ کتاب اس فن میں اصل ہو۔ کیونکہ ایسی کتاب کی وقعت ہوتی ہے۔ اس فن سے تعلق رکھنے والے اس کو چاہت سے لیتے ہیں۔

۲۔ مصنف' معروف ثقہ اور معتبر ہو اور کتاب اس کی طرف منسوب ہو۔ حدیث کے معاملہ میں ثقہ آدمی ہو اس پر لوگوں کو یقین ہو۔

۳۔ مخلوط کے دو یا دو سے زیادہ نسخے ہوں' ان کی وجہ سے مقابلہ آسان ہو جاتا ہے۔
ایک میں غلطی ہو تو دوسرے میں درست ہو جاتی ہے۔ نقص کی تکمیل ہو جاتی ہے۔
ایک میں کوئی کمی یا زیادتی ہو تو دوسرے سے اس کو دور کیا جا سکتا ہے۔
۴۔ حالات اور وقت کے مطابق تحقیق کے لئے مخلوط کا حجم بھی دیکھنا پڑتا ہے۔

نسخوں کو جمع کرنا

قدیم مخلوطات کی تحقیق کے لئے ضروری ہے کہ دنیا کے مختلف کتبات میں جو نسخے موجود ہوں معلوم کئے جائیں اس کے لئے مختلف کتب دیکھیں۔ بروکلمان کی تاریخ الادب العربی' فواد سیزگین کی تاریخ التراث العربی اور نوادر المخطوطات العربی فی الکتبات ترکیاء مفید ہے۔

ترتیب النسخ

مختلف نسخوں کی ترتیب درج ذیل ہے۔

۱۔ سب سے بہتر نسخہ جس پر اعتماد کیا جائے وہ مؤلف کا اپنا لکھا ہوا نسخہ ہے اسے نسخة الام کہتے ہیں(۵)۔
اگر مولف کا اصل نسخہ مل جائے تو پھر یہ معلوم کریں کہ یہ نسخہ وہی ہے جو مولف نے آخری مرتبہ لکھا ہے۔(۶)

۲۔ مصنف کے نسخہ کے بعد وہ نسخہ ہے جو مصنف نے پڑھا ہو یا اس کے سامنے پڑھا گیا ہو اور اس پر اس نے لکھا ہو کہ اس کے سامنے پڑھا گیا۔

۳۔ وہ نسخہ ہے جو مولف کے نسخہ سے نقل کیا گیا۔

۴۔ وہ نسخہ ہے جو اس نسخہ سے لکھا گیا ہو جس کی مصنف نے توثیق کی ہو۔

۵۔ وہ نسخہ جو مولف کے زمانہ کے بعد کسی عالم آدمی نے لکھا ہو' اس پر سماعات ہو۔

۶۔ دیگر نسخے

اگر قدیم نسخے میں تحریف اور تصحیف ہو تو متاخر نسخے کو اس پر ترجیح دی جائے گی۔ اگر کتاب کے اور نسخے موجود ہوں تو اس سے تحقیق کرنا مناسب نہیں ہے۔ لیکن بعض اوقات صرف ایک ہی نسخہ ہوتا ہے' اس صورت میں قدیم کتابوں سے تقابل کر کے تحقیق کی جائے۔

چیسٹر لائبریری ڈبلن (برطانیہ) میں کئی مخطوطات کی صرف ایک ہی کاپی ہے۔ فہرست میں اس مخطوط کے ساتھ یہ الفاظ ہوتے ہیں۔

No other copy has been recorded(۷)

منہج تحقیق

تحقیق کتاب کا مقصد مخطوط کو اس کی اصل شکل میں پیش کرنا ہے' جس طرح مصنف نے اس کو لکھا ہو۔ بعض اوقات لوگ تحقیق کرتے ہوئے بہت مبالغہ سے کام لیتے ہیں' جس سے قاری اصل نص کی بجائے محقق کے کام میں ہی گم ہو جاتا ہے۔ تحقیق کتاب کے سلسلہ میں محقق کے لئے درج ذیل اقدامات ضروری ہیں۔

پہلا کام۔ مقابلتہ النسخ

مخطوط کے کئی نسخے ہوں تو اصل نسخہ جو قدیم ہو اس سے تقابل کیا جائے۔ اس کو نسخہ ام کہتے ہیں۔ اس نسخہ کے ساتھ باقی نسخوں کا جو اختلاف ہو اسے حاشیہ میں درج کیا جائے۔

ہر ایک نسخہ کی ایک علامت مقرر کی جائے تاکہ اختصار رہے وہ اس مکتبہ کے نام سے ہو سکتی ہے جس سے وہ نسخہ لیا گیا ہو۔ اس بات کا ذکر رموزالکتاب میں کر دیا جائے۔ ہر لفظ کے اختلاف کا ذکر کیا جائے۔ اختلاف روایات میں متن میں صحیح کو رکھا جائے اور محرف یا مصحف لفظ کا حاشیہ میں اشارہ کر دیا جائے۔ اگر نسخہ ام یعنی مولف کا لکھا ہوا ہو تو محقق کسی چیز کو غلط سمجھے تو متن میں ٹھیک نہ کرے۔ اگرچہ یقین ہو۔ بلکہ اس کو حاشیہ میں ذکر کرے تاکہ مولف کی نص علمی لحاظ سے ثابت رہے۔

اگر محقق کو باوجود کوشش کے صرف ایک ہی نسخہ ملے تو وہ لکھنے میں ان نصوص سے تقابل کرے جن سے مولف نے لیا ہو۔ بعض کتب بعد مین لکھی جانے والی کتب کے لئے اصل کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان سے تقابل کر لیں۔ بعض کتب میں ایک ہی فن میں ہونے کی وجہ سے بعض روایات ملتی جلتی ہوتی ہیں۔ جیسے حدیث اور تراجم کے کتب مثلاً صحیح بخاری' مسلم اور طبقات ابن سعد وغیرہ۔ میں نے اپنی تحقیق میں کوشش کی لیکن مجھے اسماء رجال المصابح کا ایک ہی نسخہ ملا' (میں نے تمام فہارس کو دیکھا' علماء سے ملا' خطوط لکھے) اور اس کی تحقیق کر دی(۸)

اگر قدیم نسخہ میں زیادہ غلطیاں ہوں تو کسی حدیث نسخے کو بھی اصل (نسخہ ام) بنایا جا سکتا

ہے لیکن یہ حدیث نسخہ کسی قدیم نسخے سے لیا گیا ہو اور کسی عالم یا ادیب کا لکھا ہوا ہو۔

دوسرا کام۔ ضبط نص کی تکمیل اور خدمت

نسخوں کا تقابل کرنے کے بعد کتاب کو اچھی طرح پڑھا جانا چاہیے۔ مشکل الفاظ' محرف اور مصحف پر غور کرنا ہو گا۔ ان کو لغت' تراجم اور اعلام کی کتابوں میں دیکھا جانا چاہیے۔ اعراب لگائے جائیں۔ ضروری حواشی لکھے جائیں۔ ترجمہ کی کتاب نہ ہو تو صرف بلغم کی وضاحت کرے' مثال کے طور پر اگر سند میں سفیان آئے تو محقق صرف یہ بتائے کہ یہ سفیان بن عیینہ ہے یا سفیان الثوری ہے۔ معرف لوگوں کا تعارف لکھنے کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ درج ذیل کام تحقیق کی تکمیل کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔

۱۔ عنوانات۔ عنوانات' ابواب اور فصول کو بڑے حروف میں لکھا جائے۔

۲۔ تقسیم نص اور اس کو نمبر لگانا۔

ا۔ اگر متن میں اصل میں تقسیم نہ ہو تو ضرورت کے مطابق محقق ایسا کر سکتا ہے' عنوان دے کر ان کو بریکٹ میں رکھے(۹)۔

ب۔ کتب حدیث میں احادیث پر نمبر لگائے جا سکتے ہیں۔

ج۔ نص کی سطور کو پانچ پانچ کے لحاظ سے نمبر دیئے جا سکتے ہیں۔

۴۔ تخریج آیات

قرآن کی آیت کی صورت میں سورۃ کا نام' اس کا نمبر اور آیت کا نمبر لکھا جائے۔ آیت نامکمل ہو تو اس کو حاشیہ میں مکمل کیا جانا چاہیے۔

تخریک احادیث

حدیث کی صورت میں حدیث کی کتاب کا نام اگر ایک سے زیادہ جلد میں ہوں تو جلد کا نمبر اور پھر صفحہ لکھا جائے۔ کتاب اور باب کا ذکر بھی کیا جائے۔ مصادر و مراجع میں کتاب کی پوری تفصیل لکھنی ہو گی۔ اگر ایک سے زیادہ نسخے ایک کتاب کے دیکھے ہوں تو اسی حاشیہ میں وضاحت ہونی چاہیے کہ کون سا نسخہ ہے' اس کے لئے کون سی رمز اختیار کی ہے۔ اگر صحیحین سے نچلے درجے کی حدیث کی کتاب سے حدیث لی ہو تو اس حدیث پر حکم کی وضاحت کی جانی چاہیے۔

۵۔ کسی شخصیت کا نام ہو تو مختصر اس کا تعارف لکھے۔ راوی حدیث کی صورت میں اس کے متعلق محدثین کی رائے لکھے۔

۶۔ اگر شعر آئے تو شاعر کا نام تلاش کر کے لکھے۔ اس کے دیوان کا حوالہ دے یا کسی پرانی کتاب سے اس کی تخریج کرے۔ مثلاً تاریخ طبری' طبقات ابن سعد' یا عقد الفرید وغیرہ۔

۷۔ کوئی اصطلاح آ گئی ہو تو اس کی وضاحت کرے جس سے قاری کی سمجھ میں بات آ جائے۔

۸۔ غریب الفاظ اور کلمات کی وضاحت کرے کلام عرب سے استشہاد کیا جانا چاہیے۔

۹۔ اگر کسی کتاب سے اقتباس لیا گیا ہو تو اصل کتاب کو دیکھ کر اس کا حوالہ دے اور یہ دیکھا جائے کہ اقتباس صحیح لیا ہے یا اس نے اس میں کوئی کمی یا زیادتی کی ہے۔

۱۰۔ بعض محقق نسخوں کا اختلاف اور حاشیہ اپنی طرف سے اس صفحہ کے نیچے لکھتے ہیں' بعض اوقات حاشیہ الگ لکھتے ہیں(۱۰)۔

۱۱۔ جدید علامات۔ محقق کو جدید علامات استعمال کرنی ضروری ہیں۔ اس میں فل اسٹاپ' قامہ' بڑی بریکٹ' چھوٹی بریکٹ' سوالیہ نشان' تعجب کی علامت' سیدھے خطوط' دو قوسے وغیرہ شامل ہیں۔ ان کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

۱۔ قرآن مجید کی آیات اور احادیث کے لئے *_____* یا "_____"

۲۔ مخطوط میں خالی جگہ کے لئے ....

۳۔ کسی کتاب سے اقتباس یا کسی کتاب کے نام کے لئے "   "

۴۔ اگر اصلی نسخہ کے علاوہ کسی اور نسخہ سے اضافہ ہو تو دو عمودی خط بالمقابل //--------//

۵۔ اپنی طرف سے محقق اگر کسی چیز کا اضافہ کرے تو اس طرح —— یا کسی کتاب سے لے کر لکھے۔

۶۔ مخطوط میں کسی چیز کا مکرر ہونا (x)

۷۔ جملہ معترضہ کے لئے دو چھوٹے خط —_____—

۸۔ سوالیہ نشان ؟

۹۔ انتھی پر فل سٹاپ .

۱۰۔ جملے کے درمیان فاصلہ '

۱۱۔ فاصلہ منقوطہ

۱۲۔ کسی چیز کی وضاحت کے لئے دو نقطے :

۱۳۔ مخطوط میں صفحہ لکھنے کے لئے اگر ورق کامل ہو تو ۱۴ اور پھر ۱۴ ب اور صفحہ ہو تو ر ص ع وغیرہ

۱۴۔ تعجب !(!!)

۴۔ رموز الکتاب و اختصارات

زمانہ قدیم سے بعض اختصارات جاری ہیں، ان کو سلف کے مطابق ہی رکھا جائے۔
مثال کے طور پر

لفظ	رموز
صلی اللہ علیہ وسلم	ؐ ۔ صلعم
رضی اللہ عنہ	رضؓ رضہ
علیہ السلام	ؑ
رحمہ اللہ	ؒ
انتھی ۔ انھی	اہ
ال آخرہ	الخ
حدثنا	ثنا
اخبرنا	نا
اخبرتا	انا
الجامع الصحیح البخاری	خ
الجامع مسلم	م
ترمذی	ت
النسائی	ن
ابن ماجہ	ق اوجہ
ابوداؤد	د
نسخہ	ن

۱۴۔ الفهارس

یہ الفہرس اور الفہرست کی جمع ہے۔ یہ فارسی کا معرب کلمہ ہے۔ اس کے معنی ثبت۔ القائمہ اور جدیدۃ المضامین وغیرہ ہے(۱۲) جدید قواعد نشر میں ان کی بڑی اہمیت ہے۔ محقق سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ قاری کی سہولت کے لئے فہارس تیار کرے۔ بعض لوگ اس میں بھی مبالغہ کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کی ۲۵/۲۰ فہارس تیار کرتے ہیں کہ وہ اصل متن سے زیادہ ہو جاتی ہیں۔

عام طور پر یہ فہارس ہیں۔

۱۔ محتویات الکتاب

۲۔ فہرس الایات

۳۔ فہرس الحادیث قولیہ فعلیہ

۴۔ فہرست الاثار

۵۔ فہرس الاعلام

۶۔ فہرس القبائل والفرق والاقوام

۷۔ فہرست الامکنہ

۸۔ فہرس الکتب المذکورہ فی المتن

۹۔ فہرست الاشعار

۱۰۔ فہرس المصادر والمراجع

ان کے علاوہ مضمون کے لحاظ سے کتب کی فہارس تیار کی جاتی ہیں۔

تیسرا کام۔ مقدمۃ المحقق

جس وقت محقق نص کتاب کی تحقیق کرے تو کتاب کا مقدمہ لکھے۔ اس کو بعد میں اس لئے لکھا جاتا ہے کہ کتاب کی صفحات کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ تحقیق سے متعلق کئی چیزوں کی وضاحت ہوتی ہے۔ وصف المخطوط ہوتا ہے۔ یہ کام تحقیق کے بعد ہی ممکن ہوتا ہے۔

عام طور پر مقدمہ میں درج ذیل چیزیں شامل ہوتی ہیں۔

۱۔ مصنف کے احوال، نام و نسب، تعلیم، اساتذہ، تلامذہ، مولفات، وفات۔

کتاب سے قبل اس موضوع پر کام کی تفصیل

۳۔ اہمیت کتاب، اس کتاب میں مولف کا منہج۔ اس کے مصادر، اس کتاب کی خوبیاں خامیاں۔

۴۔ توثیق نسبۃ الکتاب، غلاف سے، مقدمہ سے آخر سے۔ مولف کے ترجمے سے کتاب کی فہارس سے۔

۵۔ وصف المخطوط۔ اس کے اوراق کی تفصیل۔ نوع خط، سیاہی کی اقسام صفحہ کی لمبائی چوڑائی۔ سطور کی تعداد، سطر کے کلمات کی تعداد، ناسخ کا نام، تحقیق سے استعمال ہونے والے تمام مخطوطات کی تفصیل لکھے۔

۶۔ اس کتاب میں موجود تمام اجازات اور سماعات پر تبصرہ کرے۔ ان سے مخطوط کی تاریخ کا پتہ چلتا ہے۔

بعض لوگ تحقیق کے مقدمہ کو اصل کتاب سے بڑھا دیتے ہیں۔ اس طرح کا مبالغہ مناسب نہیں ہے۔

مراجع و حواشی

۱۔ عبدالرؤف المناوی، شرح شمائل الترمذی (المکتبہ الزاھدیہ، صادق آباد)

عبدالرؤف المناوی، شرح شمائل الترمذی (الرباط، مراکش)

۲۔ ابن مندہ، تسمیة المشائخ (تحقیق ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر)

۳۔ الطائی، ابوالفتوح محمد بن الطائی، الاربعین فی ارشاد السائرین الی منازل المستقین، ابن مخطوط کے چھ نسخے مکتبہ الراشدیہ سندھ، چیسٹر بٹی لائبریری، برطانیہ، لیڈن یونیورسٹی، برلن، دمشق، اور القاہرہ سے حاصل کئے ہیں۔

۴۔ مجلہ تحقیق، پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۹۱ء لاہور

۵۔ مجدی وھبہ اور کامل المھندس المعجم المصطلاحات العربیہ فی اللغتہ والادب (مکتبہ لبنان، بیروت، ۱۹۷۹ء) ص ۱۸۹

۶۔ ہو سکتا ہے مولف نے پہلے کچھ چیزیں مختصر لکھی ہوں لیکن بعد میں اس میں کوئی اضافہ کر دیا ہو۔

۷۔ مثال کے طور پر آپ دیکھیں، ابن کثیر، الطبقات الشافعیہ

۸۔ ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر، اسماء الرجال المصابیح (مقالہ برائے پی ایچ ڈی گلاسکو یونیورسٹی، گلاسکو، ۱۹۸۸)

۹۔ جیسے میں نے سلک الدرلا کمل الرسل الطہر مولفہ محمد صدیق لاہوری، ف ۱۱۴۳ھ کی تحقیق میں کیا ہے (الایضاح، مرکز شیخ زید الاسلامی پشاور یونیورسٹی پشاور ۱۹۹۵ء) ص ۱ تا ۴۵

۱۰۔ ملاحظہ ہو، تحقیق سلک الدر اور سمیتہ المشائخ (مذکور بالا) حواشی ۹ اور ۱۶

۱۱۔ جدید علامات کے لئے ملاحظہ ہو، احمد زکی پاشا، الترقیم و علامتہ فی اللغہ العربیہ (مکتبہ المطبوعات الاسلامیہ۔ حلب ۱۹۸۷)

۱۲۔ الزبیدی، تاج العروس (بیروت) ج ۴، ص ۲۱۱

**